بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حضور ﷺ قیامت کے وقوع کے علم سے لاعلم تھے
پیر مہر علی شاہ صاحب مرحوم
اگر آج ہم کہیں کہ حضور ﷺ کو علم غیب نہ تھا تو بریلوی فتوی لگائیں کہ
ہائے تم نبی ﷺ کے علم کے منکر ہو معاذ اللہ گستاخ ہو مگر حضرت پیر مہر علی
شاہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو قیامت کے وقوع کا علم نہ تھا
اور نبی ﷺ اس سے "لاعلم" تھے۔۔۔اگر یہ لاعلمی کا لفظ نبی ﷺ کیلئے کوئی
سنی استعمال کر لیتا تو بریلوی آسمان سر پر اٹھا لیتے مگر کیا اب وہ پیر صاحب
کے متعلق بھی کوئی فتوی لگا کر اپنے اس نام نہاد عشق رسالت کا ثبوت دیں
گے یا یہ فتوے صرف ہم غریبوں کیلئے ہیں؟؟؟؟
www.RazaKhaniMazhab.com
www.BarelviMazhab.tk
www.HaqqForum.com
www.youtube.com/RazaKhaniMazhab

قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی۔ وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ○

ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یقیناً انہوں نے مسیح علیہ السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے

شمس الہدایہ

فی اثبات

حیاتِ المسیح علیہ السلام

تصنیفِ لطیف

زبدۃ المحققین رئیس العارفین مولانا حضرت خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی قدس سرہٗ

حسب ایماء

معدن صدق و صفا مخزن حلم و حیا سیدنا حضرت پیر غلام محی الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

و

حضرت سید پیر غلام معین الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

○

باہتمام

حضرت شاہ عبد الحق شاہ صاحب مدظلہ العالی

○

٦٦

میں کہتا ہُوں ناظرین کو ماقبل سے واضح ہو گیا کہ علاماتِ مبیّنہ فی الاحادیث ظہُور میں نہیں آئے۔ اور مسیح بن مریم جو نبی وقت ہوا ہے اور جس کا وعدہ نزُول کا احادیث میں مذکور ہے وُہ کہاں آیا؟ مثیل کا مُراد لینا احادیث سے پہلے معلوم کر چکے ہیں کہ ہرگز نہیں ہو سکتا اور یہ جو لکھا ہے کہ قیامت سات ہزار سال سے پہلے نہیں آ سکتی۔ میں کہتا ہُوں کہ یہ سات ہزار سال کی تحدید جو آپ نے لگا دی یہ منافی ہے۔ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ کے اور اُن احادیث کے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاعلمی بیان فرمائی اور اُس حدیث معراج کے جس میں عیسے علیہ السلام نے ذکر معاہدہ رب کا کیا۔ بُخاری میں عُمرؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ذکر ابتدا پیدائش سے لے کر انتہا تک فرمایا حتیٰ کہ اہل جنّت کو جنّت میں اور اہل نار کو نار میں داخل کر دیا۔ بایں مکاشفہ آپ قیامت کے بارہ میں اس طرح مامُور ہیں۔ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ اور بجواب سوال جبرائیل یُوں فرماتے ہیں۔ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ کسی جگہ آپ نے اس علم کا افادہ نہیں فرمایا کہ سات ہزار سال تک تو بے غمی ہے بعدازاں وقوع اس کا ہو گا۔ مگر وقت معیّن معلوم نہیں۔ اُردُو خوانوں سادہ لوحوں کو کیا کیا دھوکے، کیا کیا مضامین اُلٹ پُلٹ کیے ہُوئے سُناتے ہیں۔ اللہ حافظ ہو۔ اور حدیث اَلدُّنْيَا سَبْعَةُ اٰلَافِ سَنَةٍ وَّاَنَا فِيْ اٰخِرِهَا اَلْفًا بر تقدیر صحت کے مُراد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے یہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے آج تک چھ ہزار سال پُورے ہو چکے ہیں اور ساتواں ہزار شروع ہے کہ میں ساتویں ہزار میں ہُوں۔ (مولانا رفیع الدّین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) اور استشہاد مرزا صاحب کا ساتھ حدیث اَوَّلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ کے موقُوف ہے اس امر کے اثبات پر کہ مابعد لفظ کَمَا اور ماقبل اس کا مشارک فی جمیع الاوصاف والاحکام ہوتے ہیں۔ وہ دونہ خرط القتاد۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ دیکھو آیۃ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ جو اسی حدیث میں مذکور ہے۔ اعادہ اور بداء الخلق مغایر فی الکیفیت ہیں بہ سبب اشتراک دونوں کے حیز قدرت میں کلمہ کَمَا اطلاق کیا گیا۔ ایسا ہی حدیث شریف میں بیان اشتراک فی وصف البراۃ منظور ہے نہ فی جمیع الخصُوصیات۔ اور باقی استشہادات کے اجوبہ دُوسری جگہ ملاحظہ کیے جائیں۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا۔ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

يقول مصححه الحافظ **الغازى** عفى عنه حمدًا لمن انعم علينا باظهار الحق فى معنى بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ على وجه ماجاء به احد ونجانا من شبهات مرزا صاحب قاديانى على لسان العلامة الفاضل والولى الكامل معدن العلوم الظاهرية ومنبع الفيوض الباطنية حاج الحرمين الشريفين السيد الجيلانى سيدنا ومرشدنا سيد پیر **مهر على شاه** ساكن گولڑه شريف افاض الله علينا من بركاتهم وصلوة وسلاما على من قال يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِى النَّارِ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ تَمَّ بحمده تعالى طبع الكتاب المستطاب المسمى **بشمس الهداية** طبع اول فى شهر رمضان المبارك ١٣١٧ه من الهجرة النبوية على صاحبها الوف من الصلوة والاف من التحية